سوال

قبل ازوقت گرجانے والے بچے کا عقیقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قبل ازوقت ساقط ہوجانے والا ایسا بچہ جس کے بارے میں یہ واضح ہو کہ وہ بچہ ہے کہ بچی، کیا اس کا عقیقہ کیا جائے؟ وہ بچہ جو اپنی ولادت کے ند دن بعد فوت ہوجائے اور اس کی زندگی میں اس کا عقیقہ نہ کیا گیا ہو، کیا بعد ازوفات عقیقہ کیا جائے؟ کیا بچے کی ولادت پر جب ایک یا دو ماہ یا نصف یا پورا سال گزر جائے یا وہ بڑا ہوجائے اور اس کا عقیقہ نہ کیا گیا ہو تو کیا اس کا بھی عقیقہ کیا جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمہور فقہاء کا قول ہے کہ عقیقہ سنت ہے کیونکہ سلمان بن عامر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مع الغلام عقیقۃ فاہریقوا عنہ دما' امیطوا عنہ الاذی) (صحیح البخاري' العقیقۃ' باب اماطۃ الاذي عن الصبی في العقیقۃ' ح: 5472 ومسند احمد: 4/18 وسنن ابی داود' ح: 2839 وجامع الترمذي' ح: 1515 وسنن النسائی' ح: 4219 سنن ابن ماجہ' ح: 3164)

"بچے کے ساتھ عقیقہ ہے لہذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے ایذاء کو دور کرو۔"

اسی طرح حسن بن سمرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(کل غلام رہینۃ بعقیقۃ' تذبح عنہ یوم سابعہ ویحلق ویسمی) (سنن ابی داود' الضحایا' باب فی العیقیقۃ' ح: 2838)

"ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی ہے، اس (کی طرف) سے ساتویں دن ذبح کیا جائے، اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔"

اسی طرح عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے واسطے سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(من احب منکم ان ینسک عن ولدہ فلیفعل' عن الغلام شاتان مکافئتان وعن الجاریۃ شاۃ) (سنن ابی داود' الضحایا' باب فی العقیقۃ' ح: 2842 وسنن النسائی' ح: 4217 ومسند احمد: 2/182 واللفظ لہ)

"جو شخص اپنے بچے کی طرف سے عقیقہ کرنا چاہے تو وہ کرے۔ بچے کی طرف سے ایک جیسے دو بکرے اور بچی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کرے۔"

ساقط ہو جانے والے بچے کی طرف سے عقیقہ نہیں ہے خواہ یہ واضح ہوچکا ہو کہ وہ بچہ ہے یا بچی جب کہ وہ نفخ روح سے قبل ساقط ہو جائے کیونکہ اسے بچہ یا مولود نہیں کہتے۔ عقیقہ ولادت کے ساتویں دن کیا جائے۔

جب بچہ زندہ پیدا ہو لیکن وہ ساتویں دن سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کی طرف سے بھی ساتویں دن عقیقہ کرنا مسنون ہے، بعض فقہاء کی رائے یہ ہے کہ اگر ساتواں دن گزر جائے تو اس کی وفات کے بعد عقیقہ کرنا مسنون نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے ساتویں دن کا تعین فرمایا ہے۔

حنابلہ اور فقہاء کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ ساتویں دن کے بعد بھی عقیقہ کیا جائے خواہ ایک مہینہ یا ایک سال یا ولادت کے بعد اس سے بھی زیادہ مدت گزر چکی ہو کیونکہ احادیث کے عموم سے یہی معلوم ہوتا ہے جیسا کہ امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیقہ بعثت کے بعد کیا تھا [1] اور زیادہ احتیاط بھی اسی میں ہے۔

---

[1] السنن الکبری: 9/300

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی